ڈاکو، چور لٹیرے، اغواکنندہ، بلیک مارکیٹر، رسہ گیر، فاسق فاجر، ظالم، عادل، زانی، شرابی، دھوکے باز، فسادی، عالم، قاتل، سب برابر ہیں، سب کو رائے (ووٹ) دینے کا حق ہے۔ جس میں ملک کا چنا ہوا دماغ چیف جسٹس ایک طرف ہو اور سو بدمعاش ایک طرف، تو جمہوریت کہتی ہے چیف جسٹس کے مقابلے میں سو بدمعاشوں کو حکومت بنانے کا حق حاصل ہے اور پھر وہ سو بدمعاش اپنا ایک سردار چنتے ہیں۔ اس طرح دنیا کی ظالم سرمایہ دار یہودی لابی کو ڈاکوؤں اور بدمعاشوں سے اس سردار سے ساز باز کر کے دوسرے ممالک میں بھی اپنے مفادات کے لئے فیصلے کروانے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

گریز از طرزِ جمہوری غلامِ پختہ کارے شو
کہ از مغزِ دو صد خر فکرِ انسانے نمے آید

ہے وہی سازِ کہن مغرب کا جمہوری نظام
جس کے پردے میں نہیں غیر از نوائے قیصری

دیوِ استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب
تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری

مجلسِ آئین و اصلاح و رعایات و حقوق
طبِ مغرب میں مزے میٹھے اثر خواب آوری

گرمیِ گفتارِ اعضائے مجالس الاماں!
یہ بھی اک سرمایہ داروں کی ہے جنگِ زرگری

خواب سے بیدار ہوتا ہے کبھی محکوم اگر
پھر سلا دیتی ہے اس کو حکمراں کی ساحری

جادوئے محمود کی تاثیر سے چشمِ ایاز
دیکھتی ہے حلقۂ گردن میں سازِ دلبری

الیکشن، ممبری، کونسل، صدارت
بنائے ہیں خوب آزادی نے پھندے

میاں نجار بھی چھیلے گئے ساتھ
نہایت تیز ہیں یورپ کے رندے

اِس سراب رنگ و بو کو گلستاں سمجھا ہے تُو
آہ! اے ناداں قفس کو آشیاں سمجھا ہے تُو

اقبالؒ

اِسی جمہوریت کی پذیرائی کے لئے حالیہ الیکشن میں آپ کی جماعت نے لوگوں سے بی بی زینبؓ اور بی بی فاطمہ رضؓ کا واسطہ دے کر ووٹ مانگے کہ اگر ہمیں ووٹ نہیں دوگے تو قیامت کے دن ان پاک بیبیوں کے سامنے شرمندہ ہوگے۔ اب آپ کے اِسی جمہوری اصول کے مطابق آپ کی جماعت اقلیت میں رہی، یعنی مردود و مسترد ٹھہری

بقیہ ص ۱۱ پر

سید عطاء المحسن بخاری

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ　　آخری قسط

اور عہدِ حاضر میں ان کے ناقدین

اس سے بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت عمار کو صحابہ کے مقابلہ میں آنے والا باغی ٹولہ قتل کرے گا اور باغی ٹولہ وہی ہے جس نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا تین ماہ محاصرہ کیا۔ مسجد نبوی کی حرمت پامال کی۔ حرم رسول سیدہ ام حبیبہ سلام اللہ علیہا کو سواری سے نیچے دے مارا۔ حضرت عثمان پر چالیس دن پانی بند کیا۔ انہیں شہید کیا۔ ان کی بیوی کے بال نوچے، ان کی انگلیاں کاٹ پھینکیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ صلوٰۃ اللہ علیہا سے سیدنا علی کی صلح کے بعد رات کے تیسرے پہر میں شب خون مارا اور دونوں گروہوں کو لڑا دیا۔ اور حرمِ رسول کی بے عزتی کی۔ سیدنا علی کو دھوکہ دیا۔ پھر سیدنا علی نے ان پر تین مرتبہ لعنت بھیجی اور ان سے بیزاری کا اعلان کیا۔

آپ کو یہ ٹولہ نظر نہیں آتا ان کی خباثتیں آپ کو تاریخ میں نظر نہیں آتیں۔ اسی ٹولہ نے سیدنا زبیر بن عوام کو قتل کیا۔ یہ بھی آپ کو نظر نہیں آتا۔ کمالِ عقل و دانش اور حسن تحقیق تو یہ ہے کہ صحابہ کا دفاع کیا جائے نہ کہ صحابہ کو موردِ الزام ٹھہرایا جائے۔ دیوبندیت کو بچایا جائے اور حضرت معاویہ کو صورتاً باغی ضرور ثابت کیا جائے کہ یہ حق ہے؟

شعر　　تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

قتل عمار کے مسئلہ میں سیدنا معاویہ کو متہم بالقتل کرنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی مذہبی جانور ان ناقدین کی پیروی میں سیدنا علی کو قاتلِ عثمان کہے اور تاویل یوں کرے کہ اگر حضرت علی کھڑے ہو جاتے تو مالک الاشتر جو حضرت علی کا معتقد تھا کبھی حضرت عثمان پر حملہ آور نہ ہوتا یہ بھی حقیقۃً نہیں صورتاً تائید ہے خاموشی بھی تو تعاون ہے۔

یہ دونوں تاویلیں غلط ہیں۔ بلکہ جہالت ہیں حضرت عمار کو اُسی اشتری ٹولہ نے قتل کیا اور یہ بات شک و شبہ سے ماوراء ہے۔ تاریخ ببانگِ دہل پکار رہی ہے مگر پاکستانی، ہندوستانی دیوبندی بریلوی اہلِ حدیث علی العموم اس بیماری میں مبتلا ہیں کہ شیعانِ معاویہ ہی قاتل ہیں۔ اللہ ان مریضوں کو شفاء عطا فرمائے۔

پھر ان بے رحم ناقدین نے نہایت ڈھٹائی سے سیدنا علی پر یہ تہمت باندھی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اخواننا قد بغوا علینا[1] مگر اس کے صفحہ کا حوالہ نہیں دیا ہم نے پھر بھی اسے تلاش کیا اور پا لیا۔ اس پر حاشیہ[1] دے کر البدایہ والے نے لکھا ہے سقط من المصریۃ۔ یعنی یہ جملہ مصری قلمی نسخہ میں نہیں ہے۔ کتنے شرم کی بات ہے کہ ایک صحابی کو مطعون و ملزم قرار دینے کیلئے آپ نے سفاہت و سلحیت سے بھی استفادہ و استدلال نہیں چھوڑا۔ حالانکہ صحابی کی شخصیت و کردار کے مقابلہ میں تو صرف قرآن و حدیث اور اس کی مطابقت میں تاریخی واقعات و شواہد ہی معتبر و مفید ہیں۔ اس کے علاوہ آپ اور آپ کے عجمی و ہندی اسلاف جو کہیں، جو لکھیں، جو بیان کریں جو استدلال کریں وہ "ایجادِ بندہ" کے زمرے میں آئے گا۔ قرآن و حدیث کے منشاء کی ذیل میں ہرگز نہیں آتا۔ اگر شیعانِ معاویہ اور خود حضرت معاویہ معاذ اللہ باغی تھے تو سیدنا علی نے کیوں ان باغیوں کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور باغیوں کی مغفرت و بخشش کی دعائیں مانگیں؟ ظاہر ہے کہ یہ کام تبھی ممکن ہے جب سیدنا علی نے ان کی بغاوت معاف فرما دی ہوگی۔ پھر سوال یہ ہے کہ جب حضرت علی نے انہیں پہلے خود معاف کیا پھر اللہ سے مغفرت مانگی تو آپ بھی ان کی جان چھوڑ دیں مگر ناقدینِ معاویہؓ اپنی غلط رائے کو اصابتِ فکر ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ ہائے افسوس اس عقلِ خام پر ؎

بلبل کی انتڑیوں میں رگِ گل کی پھانس ہے

انہی ظلم پیشہ ناقدین نے ایک اور ظلم کیا کہ جناب: البدایہ ص ۲۲۶ پر ابن کثیرؒ نے حضرت معاویہ کو باغی کہا ہے اب جو ہم نے اس کی تلاش شروع کی تو ص ۲۲۶ پر اس عبارت کا نام و نشان تک نہ ملا ہمیں ناقدین کے جھوٹا ہونے کا قطعاً شک نہیں مگر کم علمی و کم مائیگی کا یقین ہے جو صحیح نکلا انہوں نے یہ عبارت "خلافت و ملوکیت" سے ادھار لی ہے اور بلا تحقیق نقل کر دی مگر ہم اس کی تلاش میں ص ۲۲۶ سے ص ۲۶۶، ص ۲۶۷ تک دیکھتے چلے گئے۔

جس عبارت کو ان کور بصروں نے ابن کثیر کی رائے لکھا ہے اس کی حقیقت عبارت کے آغاز سے یوں ہے:

وقد ذکر ابراھیم ابن الحسین ابن دیزیل — البدایہ ص ۲۶۶

ابن دیزیل نے قتلِ عمار بن یاسر کا ذکر یوں کیا ہے۔

---

[1] ترجمہ: بے شک ہمارے بھائیوں نے ہم سے سرکشی کی

اس کے آخر میں ہے۔

وبان وظهر بذلك سر ما اخبر به الخ
ص۲۶۷

قتلِ عمار کے اس حادثہ سے یہ بات واضح ہو گئی کہ عمار کی قاتل پارٹی باغی گروہ ہوگا اور مزید واضح ہوا کہ علی حق پر ہیں اور معاویہ باغی

اس سے آگے پھر ذکر ابن جریر کی عبارت اسی صفحہ پر موجود ہے اور یہ طریقہ ہے ابن کثیر کا کہ وہ تمام اسلاف مورخین کی عبارتیں نقل کرتے ہیں۔ آخر میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ دونوں عبارتیں ذکر کے لفظ سے شروع ہوتی ہیں۔ پہلی ابن دیزیل کی اور دوسری ابن جریر کی اور اس سیاق و سباق سے واضح ہوتا ہے کہ یہ ابن کثیر کی رائے نہیں مگر ان اعجام اَستقام کو اصرار ہے کہ یا ابن کثیر نے کہا ہے۔

؎ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

یہ دروغ بافی ناقدینِ معاویہ کا ہی حصہ ہے۔ ایسے بوسیدہ و ژولیدہ استدلال کا شاہکار انہی کے فکرِ لنگ کا دُرِ شہوار ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ جب بھی کوئی آدمی صحابۂ رسول علیہم السلام کی شخصیت کشی کے درپے ہوتا ہے تو اللہ اس کو سزا دیتا ہے پھر اس سے ایسی یاوہ گوئیاں سرزد ہوتی ہیں کہ پناہ بخدا

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں زند

رفض کے رائحۂ غلیظہ سے لذت اندوز ہونے والے اور لطف اٹھانے والے میری ذات اور میرے گھرانے کے بارے میں جو ہرزہ سرائی اور ژاژخائی بھی کریں، کرتے رہیں میں یہ معاملہ اللہ پر اٹھا رکھتا ہوں۔ ان تہمتوں اور الزام و دشنام کا انتقام لینے پر وہ پوری طرح قادر ہے۔

ہم پر یہ الزام لگایا گیا کہ ہم یزیدی ہیں اور یہ کہ یزیدی ہونا شرافت سے خارج ہونا ہے اور اہلِ سنت سے بھی خارج ہونا ہے۔ ذیل میں ایک فہرست اور چند حوالے اور اقوال درج کرتا ہوں۔ ناقدینِ تہمت طراز اور شاتم خود آئینے میں اپنا رُخِ تاریک ملاحظہ فرمائیں۔

سنہ ۵۶ھ میں حضرت مغیرہ ابن شعبہ نے یزید کی ولی عہدی کا مشورہ دیا۔

(البدایہ ج ۸ ص ۷۹)

٢۔ اسی سال حضرت معاویہ نے تمام صوبوں کے عمال کی طرف خطوط لکھے۔

فبایع لہ الناس فی سائر الاقالیم	تمام صوبوں کے لوگوں نے بیعت کرلی۔

٣۔ اسی سال مدینہ طیبہ میں حضرت معاویہ نے خود یزید کی بیعت لی۔

و بایع الناس لیزید (البدایہ ج ٨ ص٨٠)	تمام لوگوں نے امیر معاویہ کی یزید کے لئے بیعت کی

حضرت معاویہ نے یزید کی ولی عہدی کی بیعت کیوں لی؟ سیدنا عبداللہ ابن عمر کے سوال پر یوں فرماتے ہیں!

اِنِّیْ خِفْتُ اَنْ اَذَرَ الرَّعِیَّۃَ من بعدی کالغنم المطیرۃ لیس لھا راع (البدایہ ج ٨ ص٨٠)	میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میں رعایا ——— کو بکھرے ہوئے ریوڑ کی طرح چھوڑ جاؤں جس کا ہانکنے والا کوئی نہ ہو۔

٥۔ پھر حضرت معاویہ نے دعا فرمائی اس دعا کو بھی قارئین ملاحظہ کریں اور ناقدین کے مکروہ رویوں پر غور فرمائیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تعلم انی ولَّیتہٗ لاَنہ فیما اَراہ اھلٌ لذلک فاتمم لہ ما ولیتہٗ وان کُنت ولیّتہٗ لانّی اُحبُّہٗ فلا تتمم لہ ما ولیتہٗ (البدایہ ج ٨ ص٨٠)	اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اگر میں نے یزید کو اس لئے ولی عہد بنایا ہے کہ وہ اس کا اہل ہے تو تُو اس کی تکمیل فرما اور اگر میں نے صرف محبتِ پدری کی بنیاد پر اس کو یہ منصب دیا ہے تو اس کی تکمیل نہ کر۔

٦۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارضِ روم پر سولہ کامیاب حملے کئے اور ہر حملے میں یزید شریک لشکر تھا۔

وکان فی جملۃ من اغزٰی ابنہ یزید ومعہ خلق	یزید تمام جنگوں میں شریک تھا اور اس کے ساتھ صحابہ کی کثیر تعداد تھی۔

من الصحابۃ (البدایہ ج ۸ صفحہ ۱۳۳)

۷۔ ۵۱ھ میں

وقد کان فی الجیش الذین غزو القسطنطینیۃ مع ابن معاویۃ یزید فی سنۃ احدی وخمسین (البدایہ ج ۸ صفحہ ۱۵۱)	قسطنطنیہ کے جہاد میں سیدنا حسین یزید ابن معاویہ کے ساتھ تھے۔
۸۔ فلما مات معاویۃ سنۃ ستین وبویع لیزید بایع ابن عمر وابن عباس (البدایہ ج ۸ صفحہ ۱۵۱)	۶۰ھ میں جب حضرت معاویہ کا وصال ہوا تو حضرت عبداللہ ابن عمر اور حضرت عبداللہ ابن عباس نے یزید کی بیعت کی۔
فلما جاءت البیعۃ من الامصار بایع ابن عمر مع الناس۔	۶۰ھ میں جب یزید کی بیعت تمام شہروں میں ہوگئی تو ابن عمر نے تمام لوگوں کے ساتھ یزید کی بیعت کرلی۔

۹۔ ۶۰ھ میں سیدنا معاویہ کی موت کی خبر عام ہوئی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ حضرت ابن زبیر مدینہ طیبہ کو چھوڑ کر مکہ مکرمہ آ رہے تھے تو حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر ان دونوں بزرگ زادوں کو ملے اور پوچھا مدینہ کا کیا حال ہے تو ان دونوں نے فرمایا:

موت معاویۃ والبیعۃ لیزید ابن معاویۃ فقال لھما ابن عمر اتقیا اللہ ولا تفرقا بین جماعۃ المسلمین (البدایہ ج ۸ صفحہ ۱۴۸)	معاویہ کی موت کی خبر ہے اور یزید کی بیعت ہو رہی ہے تو ابن عمر نے کہا دونوں اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کی اجتماعیت پارہ پارہ نہ کرو۔

۱۰۔ سیدنا ابوایوب انصاری اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ خالد اُن کا نام ہے والد کا نام زید، دادا کا نام کُلیب ہے۔ بنو خزرج کے سربرآوردہ بزرگ تھے۔ میزبانِ رسول کا شرف انہیں حاصل ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش گوئی اور مغفرت کی بشارت سُن رکھی تھی۔ ۵۲ھ میں حضرت معاویہ نے قسطنطنیہ پر لشکر کشی کی تو یزید افواجِ اسلامیہ کا سپہ سالار تھا۔ حضرت ابو ایوب اسی لشکر میں تھے اور اسی سال آپ کا انتقال ہوا ملاحظہ ہو۔

وکانت وفاتہ ببلاد الروم قریباً من سور قسطنطنیۃ من ہذہ السنۃ وقیل فی التی قبلہا وقیل فی التی بعدہا وکان فی جیش یزید ابن معاویۃ والیہ اوصیٰ وہو الذی صلی علیہ (البدایہ ج ۸ ص ۵۸)

حضرت ابو ایوب کا انتقال بلادِ روم میں قسطنطنیہ کی فصیل کے قریب ہوا بعض کہتے ہیں اسی سال بعض کہتے ہیں پہلے بعض کہتے ہیں بعد میں۔ ابو ایوب یزید بن معاویہ کے لشکر میں تھے انتقال کے وقت آپ نے وصیت کی کہ میرا جنازہ یزید پڑھائے۔ چنانچہ حضرت ابو ایوب کا جنازہ یزید ابن معاویہ نے پڑھایا۔

وقد اورد ابن عساکر احادیث فی ذم یزید بن معاویۃ کلہا موضوعۃ لا یصح شئی منہا (البدایہ ج ۸ ص ۲۲۱) ۱۱:

حضرت معاویہ کے فرزند یزید کے بارے میں جتنی روایات ابنِ عساکر نے روایت کی ہیں۔ تمام موضوع ہیں ان میں سے کچھ بھی صحیح نہیں ہے۔

اور بدقسمتی سے یہی روایات ناقدین کی مضبوط جارحیت کا قلعہ ہیں۔

۱۲۔ یزید امیر المؤمنین ہیں اور راویٔ حدیث بھی — ابو زرعہ دمشقی نے انہیں تابعین کے طبقۂ علیا میں شمار کیا ہے اور ان سے بہت سی احادیث بھی مروی ہیں۔

ہو یزید بن معاویۃ بن ابی سفیان ابن صخر ابن حرب بن امیۃ بن عبد الشمس امیر المؤمنین ابو خالد الاموی

تین سطروں کے بعد لکھا ہے:

روی عن ابیہ معاویۃ " ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال من یرد اللہ بہ خیراً یُفقّہہٗ فی الدین، وحدیثاً
آخر فی الوضوء وعنہ ابنہ خالد وعبد الملک ابن
مروان۔ وقد ذکرہٗ ابو زرعۃ الدمشقی فی الطبقۃ
تلی الصحابۃ وھی العُلیا وقال لہ احادیث ، (البدایہ ص ٢٢٣، ص ٢٢٦ ج ٨)

١٣؎ وقد کان عبد اللہ بن عمر بن الخطاب وجماعات اھل بیت
النبوّۃ ممن لم ینقض العھد ولا بایع احداً بعد بیعتہ
لیزید کما قال الامام احمد۔

حدثنا اسمٰعیل بن علیّۃ حدثنی صخر بن جویریّۃ عن نافع
قال لما خلع النّاسُ یزید بن معاویۃ جمع ابن عمر بنیہ و
اھلہ ثم تشھد ثم قال امّا بعد فانا بایعنا ھذا الرجُل
علیٰ بیع اللہ ورسولہٖ وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول "انّ الغادر ینصب لہٗ لواءٌ یوم القیمٰۃ یقالُ ھذہٖ غدرۃ
فلانٍ وان من اعظم الغدر الّا ان یکون الاشراک باللہ ان
یُبایع رجلٌ رجلاً علیٰ بیع اللہ ورسولہٖ ثم ینکث بیعتہ فلا یخلعن
احدٌ منکم یزید ولا یسرفنّ احدٌ منکم فی ھذا الامر فیکون
الفیصل بینی وبینہ۔ وقد رواہ مسلم والترمذی من
حدیث صخر بن جویریّۃ وقال الترمذی حسن صحیحٌ۔

١٤؎ ایک سطر بعد پھر عبارت یوں ہے:

ولما رجع اھل المدینۃ من عند یزید مشی عبد اللہ ابن
مطیع واصحابہٗ الیٰ محمد بن حنفیۃ فارادوہ علیٰ خلع یزید
فابیٰ علیھم فقال ابن مطیع إن یزید لیشرب الخمر ویترک الصلوٰۃ
ویتعدیٰ حکم الکتٰب فقال لھم ما رأیت منہ ما تذکرون۔
وقد حضرتُہٗ واقمتُ عندہٗ فرأیتُہٗ مُواضباً علی الصلوٰۃ
متحریاً للخیر یُسأَلُ عن الفقہ ملازماً للسنّۃِ۔

قالوا فان ذلك كان منه تصنعا لك

فقال وما الذي خاف مني أو رجا حتى يظهر الي الخشوع؟

أفأطلعكم على ما تذكرون من شرب الخمر؟ فلئن كان اطلعكم على ذلك انكم لشركاؤه، وان لم يكن اطلعكم فما يحل لكم ان تشهدوا بما لم تعلموا قالوا انه عندنا لحق وان لم يكن رأينا۔

فقال لهم ابى الله ذالك على اهل الشهادة فقال الا من شهد بالحق وهم يعلمون (القرآن الكريم)

ولست من امركم فى شئ، قالوا فلعلك تكره ان يتولى الامر غيرك فنحن نوليك امرنا قال ما استحل القتال على ما تريدونني عليه تابعاً ولا متبوعاً۔ قالوا فقد قاتلت مع ابيك قال جيئوني بمثل ابي اقاتل على مثل ما قاتل عليه فقالوا فمر ابنيك ابا القاسم والقاسم بالقتال معنا، قال لو امرتهما قاتلت قالوا فقم معنا مقاماً تحض الناس فيه على القتال قال سبحان الله امر الناس بما لا افعله ولا ارضاه اذاً ما نصحت الله في عباده قالوا اذاً نكرهك قال اذا امر الناس بتقوى الله ولا يرضون المخلوق بسخط الخالق وخرج الى مكة۔

(البدايه ج ۸ صـ ۲۳۲، صـ ۲۳۳)

بقیہ از صـ ۹

آپ اور آپ کے حواریین قیامت کے دن ان نفوس قدسیہ کو کیا منہ دکھائیں گے کہ صرف لیلائے اقتدار سے ملاپ کے لئے آپ لوگ اُن کا نام فروخت کرتے رہے۔

علامہ صاحب! آپ صرف اپنے مفادات کی خاطر جمہوریت جیسی گندگی سے اسلام کو کیوں آلودہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سیدھی بات کریں کہ پاکستان بے شک مسلمانوں کا ملک ہے مگر نظام ریاست اسلامی نہیں ہے۔ اور یہاں پہلے کون سے اسلامی قوانین پر عمل ہو رہا ہے جو اس سربراہی مسئلے ہی میں کوئی قباحت محسوس کی جائے

رَواں ترجمہ :

۱۲ : یزید اپنے والد معاویہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمالیں اسے دین کی سمجھ عطاء فرما دیتے ہیں اور دُوسری حدیث وضوء کے بارے میں ہے اور ان سے ان کے فرزند خالد اور عبدالملک ابن مَروان روایت لیتے ہیں اور ابوزرعہ دمشقی نے یزید کو حدیث کے تابعی راویوں کے طبقہ علیا میں شمار کیا اور کہا ہے کہ ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں ۔ (البدایہ صہ ۲۲۶ ، ۲۲۷ ج ۸)

۱۳ : حادثہ کربلا کے بعد جب مدینہ منورہ میں شورش برپا ہوئی تو سیدنا عبداللہ ابن عمر اور خاندانِ اھلِ بیت نبُوت نے اپنا عہد نہیں توڑا اور یزید کی بیعت کے بعد کسی کی بیعت نہ کی جیسے کہ امام احمد نے کہا ہے کہ جب بعض لوگوں نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑی تو عبداللہ ابن عمر نے اپنے اہل و عیال کو جمع کیا حمد و ثناء کے بعد فرمایا ، بیشک ہم نے (یزید) اس شخص کی بیعت اللہ و رسول کی بیعت کی بنیاد پر کی ہے اور میں نے تو حضور علیہ السلام سے یہ بات سُنی ہوئی ہے حُضور کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دِن ہر غدار کا جھنڈا نصب ہوگا اور کہا جائے گا یہ فُلاں ابن فُلاں کی غداری کی علامت ہے اور شرک سے دَرے دَرے سب سے بڑی غداری یہ ہے کہ پہلے تو کسی کی بیعت کی جائے اور پھر عہد شکنی کی جائے ۔

پس ہرگز ہرگز تم میں سے کوئی نہ تو یزید سے بیعت توڑے اور نہ ہی (شورش مدینہ) اس معاملہ میں تم میں سے کوئی زیادتی کا مرتکب ہو ورنہ تمہارے اور میرے مابین یہی بات فیصلہ کن ہوگی یہی روایت مسلم اور ترمذی نے صخر بن جویریہ سے بیان کی ہے اور ترمذی نے اسے صحیح و حسن کہا ہے

یزید کے مُخالفوں اور حامی کا دِلچسپ مکالمہ :

۱۴ : جب مدینہ کے لوگ یزید کے ہاں سے واپس لوٹے تو عبداللہ ابنِ مطیع اور ان کے ساتھی حضرت محمد بن علی ابن ابی طالب (محمد بن حنفیہ) کے پاس گئے اور انہیں یزید کی بیعت توڑنے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا پھر ابن مطیع نے کہا یزید شرابی ہے تارکِ نماز ہے اللہ کی کتاب و کلام کی خلاف ورزی

کرتا ہے تو محمد بن علی نے فرمایا :

"جو باتیں تم کہہ رہے ہو میں نے اس میں نہیں دیکھیں حالانکہ میں اس کے پاس رہا ہوں میں نے دیکھا وہ تو نماز کا پابند تھا خیر کی تلاش میں رہتا تھا سُنتِ رسُول کا پابند تھا لوگ اس سے مسائل فقہ پُوچھا کرتے تھے ۔"

ابن مطیع بول اُٹھے کہ وہ تو آپ کے سامنے بناوٹ کرتا تھا اس کے جواب میں حضرت محمد نے فرمایا کہ :

"مجھ سے بھلا یزید کو کس بات کا خوف تھا اور مجھ سے کیا لالچ تھا اُسے کہ اس نے (میرے سامنے) خشوع کا اظہار کیا ؟"

یہ جو کچھ تم نے کہا ہے اس نے تمہیں اسکی اطلاع دی تھی ؟ ——— اگر اس نے تمہیں ان باتوں کی اطلاع دی تھی تو پھر تم بھی ان کاموں میں برابر کے شریک و مجرم ہو اور اگر تم سب کچھ بغیر اطلاع کے کہہ رہے ہو تو تمہارے لئے یہ حلال ہی نہیں کہ تم مشاہدہ کئے بغیر گواہی دو (مگر وہ مُصر رہے) اور کہنے لگے کہ ہم ان باتوں (تہمتوں) کو صحیح سمجھتے ہیں اگرچہ ہم نے اسے یہ کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت محمدؒ نے فرمایا اللہ پاک نے گواہوں کے لئے یہ بات بُری طرح ناپسند کی ہے اور قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت کی :

اِلَّا مَنْ شَھِدَ بالحق وھم یعلمون   مگر جس نے گواہی دی سچی اور ان کو خبر (بھی) تھی ۔

آیت ۸۵ زخرف ۲۵ :

اور میں تمہارے پاس تمہارے معاملہ کے سلسلہ میں کچھ بھی دُرست نہیں پاتا ابنِ مطیع کے گرد بیٹے کہا آپ شاید اس لئے انکار کرتے ہیں کہ ہم آپ کے علاوہ کسی اور کو خلیفہ مان لیں گے ہم ولایت آپ کو سونپ دیں گے۔ آپ قیادت کریں۔ حضرت محمد نے فرمایا :

"خود قائد بن کر یا کسی کی قیادت میں اس قتل وغارت گری کو میں حلال ہی نہیں سمجھتا"

وہ پھر کہنے لگے کہ محمد آپ نے اپنے والد علی کی معیّت میں قتال کیا تھا محمد نے فرمایا: "تم میرے والد ماجد علی جیسا آدمی قیادت کے لئے تلاش کر لو میں اسکی قیادت میں آج بھی جنگ لڑنے کو تیار ہوں ۔"

وہ کھسیانے ہو کر کہنے لگے آپ ہمارے ساتھ خود نہیں چلتے تو اپنے بیٹوں میں سے قاسم یا ابوالقاسم کو ہی ہمارے ساتھ کر دو۔ آپ نے فرمایا : ـــــــ

" "اگر میں نے انہیں جنگ کا حکم دینا ہوتا تو خود لڑتا۔"

یزید کے مخالفوں کا جب کوئی داؤ کارگر نہ ہوا تو آخری تیر جوان کے ترکش عداوت میں تھا وہ بھی چلا دیا کہ آپ اگر ہماری کوئی بات نہیں مانتے تو لوگوں کو ہمارا ساتھ دینے پر آمادہ کریں اور یزید کے خلاف برانگیختہ کریں تو یزید کے حامی حضرت محمّد بن علی نے فرمایا :

"سُبحان اللہ ! واہ واہ کیا عجیب بات ہے میں لوگوں کو اس مکروہ کام کے لئے بھڑکاؤں جو نہ تو میں خود کرنا چاہتا ہوں ـــ اور نہ میں اس پر راضی ہوں میں تو بندگانِ الٰہی کو امن و آشتی کی نصیحت کرونگا پھر مخالفینِ یزید سیّدنا علی ابن ابی طالب کے فرزندِ ارجمند کو دھمکی دینے پر تُل گئے اور کہا کہ "پھر ہم آپ کو بھی ناپسند کرتے ہیں۔" ـــــ آپ نے فرمایا :

"میں تو لوگوں کو تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیتا رہوں گا اور اللہ کی ناراضگی کے مقابلہ میں مخلوق کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کروں گا ـــــ اس کے بعد آپ نے مدینہ طیبہ کی سکونت ترک کی اور مکہ مکرّمہ تشریف لے گئے۔" [۱]

ناقدین خاسرین اب فرمائیں کہ مجھے خارجی اور یزیدی کہہ کر کون سے حق کی خدمت کر رہے ہو ہمت ہے تو میں نے جو حوالے اُوپر نقل کئے ہیں اور ان میں جن حضرات کا حوالہ دیا ہے ان کو گالی دو انہیں خارجی و یزیدی کہو میں آپ کے اور آپ کے اکابر کے مقابلہ میں انہیں پیش کرتا ہوں اور انہیں آپ پر بہمہ وجوہ ترجیح دیتا ہوں کہ یہ خیر القرون کے بزرگ ہیں آپ کی طرح عام آدمی نہیں اور یہ حضرات رضی اللہ عنہم میرے اور آپ کے اسلاف بلکہ آپ کے اور میرے اسلاف کے مسلمہ اسلاف ہیں ـــــ اصل ظالم تو آپ ہیں جنہوں نے ان حقیقی اسلاف کی رائے اور فیصلوں سے نہ صرف یہ کہ اختلاف کیا ہے بلکہ ان کے سراپا خیر موقف کا منہ چڑایا ہے اور اس کو آپ نے اہلِ سُنّت کا مسلک کہا کیا یہ اکابرِ اسلام اہلِ سُنّت نہیں ہیں ؟ کیا اہلِ سنت صرف ہندوستان کے دیوبندی، بریلوی اور غیر مقلد عُلماء ہیں ؟

---

[۱] البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۳۲، ص ۲۳۳

حضرت ابو سعید خدری ——— ام المؤمنین سیدہ امِ حبیبہ
حضرت معاویہ ابن ابی سفیان
حضرت مغیرہ ابن شعبہ
حضرت عبد اللہ ابن عمر
حضرت عبد اللہ ابن عباس
حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار[۱]
حضرت ابو ایوب انصاری
حضرت عبد اللہ ابن عامر حضرت نعمان ابن بشیر

حضرت محمد بن علی ——— اور جماعات من اہل بیت النبوہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ وعن سائر الصحابۃ والتابعین ——— سیدنا معاویہ کی مجلسِ شوریٰ، امام غزالی، امام ابن تیمیہ، کیا یہ بھی اہلِ سُنّت والجماعت ہیں کہ نہیں؟ کہیں یہ خارجی اور یزیدی تو نہیں ہیں؟

ہم نے تو ان کی اقتدا میں وہ سب کچھ تسلیم کیا ہے جو صرف آپ کو ناپسند ہے کیونکہ آپ ایرانی پراپیگنڈے کا زہر تناول فرما چکے ہیں اور عجمی سازشوں کے ہاتھوں قتل ہو چکے ہیں۔ لیجئے اب ہندوستانی اور پاکستانی اہلِ سُنّت والجماعت کا مسلک بھی ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ کو اپنے بارے میں غور کرنے کا موقع مل سکے کہ آخر آپ ہیں کیا ——— ؟

مولانا محمد یوسف لدھیانوی ماہنامہ "بینات" کے مدیر اور مجلسِ تحفظ ختم نبوت کے نفسِ ناطقہ رقم طراز ہیں:[۲]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اور مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں: ———

۱۔ کیا یزید بن معاویہؓ، حضرت حسینؓ کے قریبی عزیز تھے یا نہیں؟

---

[۱] ان کی بیٹی ام محمد یزید کی اہلیہ ہیں۔
[۲] منقول از ماہنامہ "بینات" کراچی شمارہ اگست ۱۹۸۱ء ص ۶۳، ۶۴